رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

جلد ۱۰	مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ	یوم دوشنبہ	مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۲۲ء	نمبر ۳۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ حضور اہم تصانیف میں مصروف ہیں۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب یک لخت سخت بخار میں مبتلا ہو گئے تھے۔ لیکن اب بفضل خدا آرام ہے۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں جناب میجر ایس۔ ڈبلیو فنس صاحب بہادر کمانڈنگ آفیسر ٹیریٹوریل فورس ۲۵ پنجاب میں چھاؤنی جالندھر معہ جناب میجر فلپ صاحب آری پیڈ کوارٹر مری تشریف لائے۔ قریباً ایک گھنٹہ ٹھہر کر جناب ناظر صاحب امور عامہ اور بعض دیگر اصحاب سے ضروری معاملات کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد روانہ ہو گئے ۔

رپورٹ مہتمم لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از یکم نومبر ۱۹۲۲ء لغایت ۷ر نومبر ۱۹۲۲ء)

آمد مہمانان

اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل نئے مہمان تشریف لائے

(۱) امام الدین صاحب باہنہاں والا ضلع سیالکوٹ (۲) محمد بخش صاحب پھنگالہ ضلع ہوشیارپور (۳) میاں منشی صاحب (۴) محمد بخش صاحب (۵) میاں قدرت اللہ صاحب پھیرو چیچی۔ (۶) لالہ فتح چند صاحب ضلع لودہیانہ (۷) عبد اللہ صاحب دوبرجی ضلع گورداسپور۔ (۸) بدرالدین صاحب۔ (۹) عطاء اللہ صاحب (۱۰) ہارون رشید صاحب (۱۱) محمد اسمٰعیل صاحب (۱۲) بشیر احمد صاحب (۱۳) مطیع الرحمن صاحب (۱۴) عطاء اللہ صاحب (۱۵) ناصر علی صاحب (۱۶) عبدالحق صاحب لاہور (۱۷) عبد اللہ صاحب معہ لڑکی ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ (۱۸) [illegible] (۱۹) [illegible] (۲۰) نظام الدین صاحب راجیکاں ضلع سیالکوٹ۔ (۲۱) میاں عبداللہ صاحب (۲۲) شیخ عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات (۲۳) عبدالقیوم صاحب (۲۴) شیخ محمد عبدالرشید صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور (۲۵) نورالدین صاحب بھیل چک ضلع گورداسپور (۲۶) مولوی لال شاہ صاحب میراں پور ضلع شیخوپورہ (۲۷) عبدالرحمن صاحب بھاگلپوری معہ عیال (۲۸) امام الدین صاحب شبنہ بٹی ضلع گورداسپور (۲۹) رحمت اللہ صاحب بنگہ ضلع امرتسر۔ (۳۰) دیوان محمد صاحب (۳۱) غلام محمد صاحب تلونڈی جھنگلاں (۳۲) محمد خان صاحب (۳۳) لال دین صاحب گل منج (۳۴) مولوی رحیم بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں (۳۵) حکیم تاج الدین صاحب ماہل پور ضلع ہوشیارپور (۳۶) شیر محمد صاحب خان فتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۳؍ نومبر ۱۹۲۲ء

آریہ محقق کی اسلام سے واقفیت

۲۲؍ اکتوبر کا آریہ اخبار "پرکاش" رشی بھگت امتیازی نام کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک مضمون بعنوان "الہامی کتب اور تحریف و تنسیخ" درج ہے جس کے راقم نے اپنے خیال میں توریت انجیل اور قرآن کو الگ الگ محرف و مبدل ثابت کرتے ہوئے بعد وید کو غیر محرف بتلایا ہے۔ قرآن کریم کے متعلق آریہ مضمون نگار فرماتے ہیں۔

"پیغمبر اسلام کی زندگی میں قرآن کا کوئی نسخہ تیار نہیں ہوا۔ جنگ یمامہ میں جب بہت سے قاری لوگ مارے گئے۔ تو حضرت ابوبکر کے حکم سے مختلف جگہ سے آیات اکٹھی کی گئیں۔ سورت توبہ کی آخری دو آیت سوائے ابی خزیمہ انصاری کے کسی کے پاس نہ ملی۔ یہ مجموعہ حضرت ابوبکر کی حفاظت میں رہا اور ان کی وفات کے بعد دختر حفیصہ کے پاس رہا"

اس کے بعد شیعہ سنی کے اختلاف کا ذکر کیا ہے

قبل اس کے ہم اس بحث پر بحث کریں مضمون نگار کی اسلامی تاریخ سے واقفیت کی ضرور داد دینگے۔ بھلا یہ کس مسلمان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت ابوبکر کی کوئی صاحبزادی حفیصہ نام بھی تھیں۔ اگر "حفیصہ" نہیں "حفصہ" ہے تو اسلام کی کسی اسلامی تاریخ میں حضرت ابوبکر کی کسی صاحبزادی کا ذکر نہیں۔ البتہ حضرت عمر کی ایک صاحبزادی حفصہ نام تھیں۔ اور وہ امہات المومنین میں سے تھیں۔ تعجب کہ اتنی سی سطحی واقفیت بھی نہ ہوتے ہوئے جمع قرآن کریم پر اعتراض کرنے کی جرأت کی جاتی ہے۔ اصل مضمون اسکا جواب جس کا ہم دینا چاہتے ہیں یہ ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرتب نہیں کیا گیا۔ بلکہ تاریخ سے صاف طور پر ثابت ہے۔ کہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تھی۔ تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منشاء ربانی کے مطابق اسکو اس کے موقعہ پر درج کراتے تھے۔ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ کا صرف اس قدر کام تھا۔ جو بہت بڑا کام ہے۔ کہ آپ نے اس کی نقول کو ممالک میں شائع کر دیا۔

لیکن یہ بات بالکل روشن ہے۔ کہ ہر ایک شخص اس بات کی قابلیت نہیں رکھتا۔ کہ وہ کسی کتاب کی صحیح نقل کرے۔ مسلمانوں میں بھی مختلف قابلیتوں کے لوگ تھے انہوں نے بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کریم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ناقص یا کامل نسخے نقل کر کے اپنے پاس رکھے تھے۔ اسلئے کہ آئندہ آنیوالی نسلیں کہیں غلطی سے ہر ایک ناقص نسخے کو کامل نسخہ نہ سمجھ لیں۔ نہایت ضروری معلوم ہوا۔ کہ ان ناقص نسخوں کو تلف کر کے اصل مکمل نسخہ سب کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس سے یہ کہاں سے ثابت ہوا۔ کہ اصل نسخہ تمام مختلف اور پریشان یادداشتوں کو جمع کر کے مرتب کیا گیا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کا زمانہ نبی کریم سے بالکل قریب کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت عثمان ہی نہیں ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ زندہ تھے جنہوں نے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں تربیت پائی تھی۔ اور حامل قرآن کی زبان سے قرآن پاک سنا تھا اور استماعات سے کون تاریخ کا واقف ناواقف ہے۔ کہ عرب کا حافظہ بلا کا حافظہ تھا۔ وہ صدیوں کی قومی روایات اور انساب اور تاریخ کو دماغ کے گوشوں میں محفوظ اور زبان پر رواں رکھتے تھے۔ بانی اسلام قرآن کریم کے حافظ تھے۔ گر اسی کا اثر تھا۔ کہ صحابہ کرام میں بھی اکثر اور بیشتر بزرگ کلام اللہ کے حافظ تھے۔ قرآن کریم تو ان کا مذہبی دستور العمل اور انکے خدا کی کتاب تھی اسکو بھلا وہ لوگ کیسے یاد نہ رکھتے۔ جب کہ ان کو عرب کے شعراء جاہلیت تک کا کلام ازبر تھا پھر اس صورت میں قرآن کریم میں کیسے تحریف ہو سکتی تھی جب کہ اس کی حفاظت کے لئے اتنے سامان موجود تھے۔ اسباب کے ثبوت میں کہ قرآن کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں خدا تعالے کے اذن و ہدایت کے ماتحت کتابی صورت میں مرتب اور منتظم ہو چکا تھا۔ ہم وہ مشہور واقعہ پیش کرتے ہیں جو تاریخ اسلام میں واقعہ قرطاس کے نام سے مشہور ہے۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض الموت تھا۔ اس وقت آپ نے اپنے اصحاب کبار کو جن میں سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ بھی تھے فرمایا۔ کہ قرطاس لاؤ میں تمہارے لئے کچھ لکھوا دوں۔ کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ چونکہ مرض کی شدت اور حضور کے ضعف کا عالم تھا تمام اصحاب کرام خاموش بیٹھے رہے۔ مگر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا۔ "حسبنا کتاب اللہ" ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ ان تمام مباحث سے قطع نظر کر کے جو اس واقعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں سے پہلی بات جو معلوم ہوتی ہے یہ ہے۔ کہ قرآن کریم اس وقت کتاب کی صورت میں موجود تھا۔ اگر قرآن کریم اسوقت کتابی صورت میں موجود نہ ہوتا۔ تو فاروق اعظم حضرت عمر اسکو کبھی "کتاب" کے نام سے موسوم نہ کرتے علاوہ ازیں اور جس قدر اصحاب وہاں موجود تھے وہ ضرور اس کے خلاف آواز اٹھاتے۔ مگر ان تمام کا خاموش رہنا۔ دوسری دلیل اس امر کی ہے۔ کہ وہ بھی جانتے تھے۔ کہ ہاں "کتاب اللہ" ہم میں موجود ہے۔ ورنہ وہ سب کے سب یک زبان ہو کر بول اٹھتے۔ کہ ہمارے پاس کہاں ہے کتاب اللہ کیونکہ اس کے کچھ ورقے کہیں پڑے ہیں۔ اور کچھ پتے کہیں مگر نہیں وہ کتاب اللہ کا لفظ سنکر خاموش رہے۔ اور اس طرح انہوں نے تصدیق کر دی کہ ہاں کتاب اللہ ہم میں موجود ہے۔

یہی شیعہ اور سنی کی قرآن کریم کے بارے میں بحث سو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ شیعوں میں بھی جو محقق اور ذی علم لوگ ہیں۔ عوام سے یہاں بحث نہیں متفق ہیں۔ کہ قرآن کریم پورے کا پورا موجود ہے۔ اور اس میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوئی۔ یہ خیال کہ قرآن کریم کے دس پارے یا اس سے کم و بیش گم ہو گئے ہیں۔ جہلا اور عوام کا خیال ہے۔ ان کے علماء اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدا کی فعلی شہادت کو دیکھئے۔ مشرق سے مغرب تک جہاں بھی مسلمان آباد ہیں۔ گو ان میں ہزاروں اختلاف ہوں۔ مگر ایک ہی کتاب اللہ "قرآن مجید" ان کے پاس ہے۔ جس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور پھر خدا تعالی کی طرف سے ہر زمانہ میں ایسے لوگ مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جو قرآن کے مکمل اور محفوظ عن التحریف ہونے کی شہادت دیتے رہے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں محمد رسول اللہ کے خدام سے ایک انسان نبی اور رسول کے خطاب سے مخاطب ہو کر دنیا میں ظاہر ہوا اسنے قرآن کی تائید اور تصدیق کی اور قرآن کے کمالات کا اظہار کیا۔

یہ اور اس قسم کی اور باتیں قرآن کے محفوظ ہونے کی تائید

میں موجود ہیں۔ لیکن آریہ صاحبوں کے پاس بجز چند لوگوں کے مزعومہ اقوال پیش کرنے کے کونسی دلیل ہے جس سے ویدوں کا تحریف سے محفوظ ہونا ثابت ہو۔ برخلاف ازیں ہم وید کی اندرونی شہادتوں سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ وید میں تحریف ہوئی اور ستیارتھ پرکاش کے مصنف آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب کے بیان اس قسم کے یہاں پیش کئے جا سکتے ہیں چنانچہ وام مارگیوں اور جینیوں کے ذکر میں پنڈت دیانند صاحب فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو ہمارے کاشی۔ قنوج۔ مغرب جنوب ملک والے تھے انہوں نے جینیوں کا مت قبول نہیں کیا تھا۔ مگر جینی وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی بنیاد غلطی سے ویدوں پر مان کر ویدوں کی بھی نندا کرنے لگے۔ ویدکے پڑھنے پڑھانے یگیوپویت وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں ان کو تلف کیا آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا" وغیرہ

پھر لکھا ہے

"رشبھ دیو سے لیکر مہابیر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بت بنا کر پرستش کرنے لگے۔ یعنی پاشان وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے پھیلی۔ پرمیشور کا ماننا کم ہوا۔ پتھر وغیرہ مورتی پوجا میں مصروف ہوئے۔ اسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی بہت لوگ وید وغیرہ کے علم سے ناواقف ہو گئے تھے۔" صفحہ ۳۳۲

اور صفحہ ۳۲۱ پر اسی ستیارتھ پرکاش میں وام مارگیوں کے ذکر میں لکھا ہے۔ کہ

"جب ان لوگوں (وام مارگیوں) کا مذہب بہت پھیلا تب فریب کر کے ویدوں کے نام سے وام مارگ کی تھوڑی تھوڑی لیلا چلائی۔"

ان اقتباسات سے یہ دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ ہندوستان میں ایک زمانہ وہ آیا تھا۔ جو ہندوؤں میں سے ہی ایک فرقہ وام مارگی کے نام سے پیدا ہو گیا تھا۔ جو ہر ایک متعارف عیب کو ہنر سمجھنے والا تھا۔ انہی میں سے وید کے مخالف جینی لوگ پیدا ہو گئے تھے جب ان کا زور ہوا۔ تو حکومت ان کے ہاتھ میں آ گئی اور بقول پنڈت دیانند صاحب انہوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر وید کو مٹایا اور جلایا۔ اور تباہ و برباد کیا۔ نہ صرف زور سے وید کو مٹایا۔ بلکہ ایک اور بات یہ کی۔ کہ ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتب میں انہوں نے اپنی خیالات درج کر دئے مثلاً جانوروں کی قربانی وغیرہ۔ جب اسی حال میں تین صدیاں بقول پنڈت صاحب گذر گئیں۔ تو شنکر آچاریہ پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے ویدوں کی طرف داری شروع کی۔ یہ بیانات گو کتنے ہی لپیٹے ہوئے الفاظ میں ہیں مگر کیا ویدوں کی حفاظت کے راز کو طشت از بام نہیں کر دیتے۔ پھر کس طرح یہ کہنے کی جرأت کی جاتی ہے۔ کہ وید محفوظ ہیں۔ خود اکی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ زبان ان کی مٹ گئی۔ پہلی تمام تفسیریں پنڈت دیانند صاحب نے بدل دیں اور وید کے جو معنی ان کی ابتداء سے سمجھے جاتے تھے ان کو غلط قرار دیدیا اور بلا ثبوت صرف پنڈت صاحب کا تحکم ہے۔ کہ اپنے خیالات کو بمقابلہ متقدمین ودوانوں کے افضل اور صحیح جتلاتے ہیں۔ ان تمام حالات کی موجودگی میں ویدوں کے تحریف سے محفوظ ہونے کا دعوےٰ صریح ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے۔

"خلیفۃ المسلمین" کی تقلید ضروری ہے

اخبارات میں "خلیفۃ المسلمین" محمد سادس وحید الدین خان آف قسطنطنیہ کی شبیہ مبارک شایع ہو کر مومنین و مخلصین خلافت کے تزکیہ نفوس اور ازدیاد ایمان و ایقان اور ترقی مدارج روحانیہ کا باعث ہو چکی ہے۔ ہندوستان کے غیر احمدی علماء کا وہ طبقہ جو موجودہ "خلیفۃ المسلمین" کی محبت میں سرشار اور اخلاص سے بھرپور ہو کر منازل سلوک وغیرہ کو طے کر رہا ہے۔ اور اپنے متبعین کو بھی کشاں کشاں اپنے ساتھ لئے جاتا نظر آتا ہے اسکے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے یہ سب دعاوی محبت اور اخلاص صرف لوک زبان ہی تک محدود ہیں۔ کیونکہ ان کا اظہران کے قلوب اور جوارح اور اعمال پر نظر نہیں آتا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں جبکہ وہ وجود باجود مسعود جسکے گرد عالم اسلام پروانہ وار سرگرم طواف ہے۔ بایں حیثیت اپنے مخلصین کی دیدہ افروزی کرتا ہے۔ کہ ریش کے بار گران سے آزاد ہے۔ لیکن آپ کے عمل کے خلاف داعیان خلافت ہیں وہ لوگ جو پہلے ڈاڑھی کو شرم ناک شے سمجھ کر روزانہ صاف کیا کرتے تھے۔ ڈاڑھی کو بڑھا لیتے ہیں۔ اور وہ جو علماء کے خطاب سے مخاطب اور نواب خلیفۃ المسلمین سمجھے جاتے تھے۔ ان کا کیا کہنا کیونکہ ان کا امتیازی نشان تو ان کی ڈاڑھی ہی ہوتی ہے۔

لیکن یہاں سوال یہ ہے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ علماء خلافت اپنے خلیفۃ المسلمین کی اتباع اور تقلید اس امر مقدس میں نہیں کرتے اور ڈاڑھی کے بوجھ کو نہیں پھینکتے۔ ہم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی ابراہیم صاحب اور دیگر علماء پنجاب و ہند جو حامیان خلافت ترکیہ ہیں کو توجہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور اپنے خلیفۃ المسلمین کی کم از کم اس امر میں تو اتباع کریں جب وہ اتنا سا کام بھی اپنے مقدس اور برگزیدہ خلیفہ کی اتباع میں نہیں کر سکتے۔ تو اور کیا کرینگے۔

مصطفےٰ کمال پاشا انگریز کشتی اور گردن زدنی قرار دئے جاتے تھے ان سے جنگ لازمی ہے جرم پر وہ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے خلیفۃ المسلمین بیشک خلیفہ رسول اللہ کا روحانی اقتدار مسلمانوں پر ہے لیکن مادی سلطنت کو روحانی حکومت سے کوئی واسطہ نہیں۔ مگر آج علمبرداران مصطفےٰ کمال پاشا اور انکے ہمنوا ساتھیوں نے اسی اعلان کو دہرایا۔ نہ صرف دہرایا۔ بلکہ عملاً کر دکھایا۔ کہ خلیفۃ المسلمین کی خلافت ختم اور اب جمہوری حکومت کا دور ہے۔ اور خلیفہ کے ہاتھ میں کبھی حکومت اور ملک داری نہیں ہوگی۔ نہ صرف موجودہ خلیفۃ المسلمین کو معزول کیا بلکہ آئندہ کے لئے اس عہدہ کو بھی عملاً ساقط کر دیا حکومت کا اختیار قوم کی نمائندہ جماعت کو ہوگا۔ کیا اس حالت میں ضروری نہیں کہ جیش انگورہ کو جیش خلافت یا جیش قسطنطنیہ کا نام دیکر ترتیب دیا جائے۔ اور جس شخص کو جسنے خلافت کا ابتداء جرم کیا ہے تباہ دیا جائے کہ مسلمان خلافت کے پروانے ہیں۔ کمال پاشا کے دیوانے نہیں مسلمان ہند اگر اسکی مدد کرتے تھے تو محض اسلئے کہ خلافت کا محافظ ہے۔ اگر انجام کار یہ حاصل کر کے یہی شخص خلافت کی دشمنی پر اتر آتا ہے۔ تو مسلمان اسکے بھی ایسے ہی دشمن ہونگے جس طرح ہر دشمن اسلام کے ... دشمنان خلافت دیگر اقوام اور دیگر بادشاہ ہیں۔ تو ہم خیال کرتے ہیں

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب۔ ایم۔ اے۔ افسر ڈاک)

کسب معاش کیلئے کسی جائز طریق میں ذلت نہیں

ایک صاحب نے حضور کو لکھا کہ حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ ذلت اور رسوائی نظر آتی ہے۔ کیونکہ مخالف بہت ہو گئے ہیں۔ اور تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ حضور نے جواب میں فرمایا کہ "گھبرائیں نہیں حالات سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ اگر یہ کام نہیں تو آپ کوئی اور کام کریں۔ ضرورت کے وقت مومن کسی کام سے شرماتا نہیں۔ حضرت علیؓ مدینہ میں یہود کا پانی تک بھر دیا کرتے تھے"۔

تکلیف میں مومن کی نظر

ایک صاحب نے لکھا۔ کہ جس علاقہ میں میں ہوں بے دین بہت ہے محرم میں بہت بری اور خلاف عقل باتیں مولوی کرواتے ہیں۔ نیز اس علاقہ میں پانی کی قلت ہے۔ اور کنوئیں کا پانی کڑوا ہے۔ میری تبدیلی کے لئے دعا فرمادیں۔

حضور نے جواب میں لکھوایا کہ "اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھیں کہ ایسے سخت علاقہ کی ہدایت کا اس نے آپکو موقع دیا۔ اور کوشش کریں کہ لوگ حق کو قبول کریں"۔

مذہبی ترقی کیلئے نسل کی اصلاح لابدی ہے

ایک صاحب نے لکھا کہ جماعت کی ترقی کیلئے جلسہ کیا گیا جسمیں چھوٹے بچوں کی تعلیم دینی وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

جواب میں حضور نے لکھوایا "جزاکم اللہ۔ بہت سے کام کریں ترقی تبھی ممکن ہے۔ اگر اگلی نسل پہلی سے زیادہ عالم اور زیادہ عامل اور دین کی شیدائی ہو"۔

مصائب کے وجوہ

ایک صاحب نے ستاروں کی گردش کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے جواب میں فرمایا کہ "ستاروں کی گردش کی بات درست نہیں۔ انسان مشکل میں یا اپنے گناہ کی شامت سے یا کم علمی سے یا کم سامانی سے یا سستی سے یا کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے یا بعض دفعہ دنیاوی اتفاق سے پڑتا ہے"۔

منکروں پر کب عذاب آتا ہے

ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ اگر کوئی شخص خود ہو کر بعذاب قسم کھائے (کہ اسلام باطل دین ہے) تو کیا وہ شخص ضرور ہلاک ہوگا۔

جواب میں حضور نے فرمایا "عذاب حجت کامل ہونے پر آتا ہے"۔

حکام کو نذر

ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہونا ہے۔ اور افسر بالا جو ممتحن ہے بغیر کچھ لئے پاس نہیں کرتا۔ مجھے ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے۔

حضور نے لکھوایا "اگر دوسرے کے حق کا سوال نہ ہو۔ تو مجبوری کی حالت میں ایسا خرچ کرنا قابل معافی ہو سکتا ہے"۔

احمدی کا امام احمدی ہو سکتا ہے

ایک صاحب نے تحریر کیا۔ کہ میں یہاں پر اکیلا احمدی ہوں اور نماز باجماعت ادا نہیں کر سکتا تھا۔ غیر احمدیوں نے جو میرے عقائد سے واقف تھے۔ مجھے کہا کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اگر تم کل فوت ہو جاؤ۔ تو تمہارا جنازہ پڑھنے اور دفنانے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ میں نے اتمام حجت کیلئے ان کے امام مسجد کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دعاوی پیش کئے۔ تو اس نے کہا کہ میں تو حضرت مرزا صاحب کو اول درجہ کا بزرگ خیال کرتا ہوں۔ اور میں قادیان جانیکا ارادہ بھی رکھتا ہوں۔ اور کبھی حضور کو برا نہیں کہا۔ میں نے آجتک تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ حضور جیسا حکم فرمائیں۔ تعمیل کرونگا۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ "ہندوؤں میں لاکھوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوتار ماننے والے ہیں۔ اگر وہ نماز پڑھائیں تو آپ ان کے پیچھے نماز پڑھ لینگے؟"

اسلام کے سانچے میں ڈھل جاؤ

ایک صاحب نے دعا کے لئے التجا کی کہ احمدی ہونے کی وجہ سے لوگ میری مخالفت کرتے اور مجھے بے حد ستاتے ہیں۔ میں حضور کا خادم ہوں۔ مگر کبھی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا موقع نہیں ملا۔

حضور نے لکھوایا کہ "انشاء اللہ دعا کرونگا۔ کبھی کبھی خط لکھتے رہا کریں۔ اور دین کی واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی زندگی اسلام کے مطابق بنانے کی کوشش کریں"۔

آثار شرک سے بچو

ایک صاحب نے انگریزی میں درخواست دعا کرتے ہوئے نیچے

Your worship's most obedient servant.

لکھا۔ حضور نے تحریر فرمایا۔ کہ "میں دعا آپکے لئے کر رہا ہوں۔ اور کوشش بھی ہو رہی ہے۔ مگر ایک بات سے تعجب ہے آپ تعلیم یافتہ احمدی ہو کر مجھے ورشپ شوک مسیحیوں کی نقل میں لکھتے ہیں۔ ورشپ کا لفظ مشرک عیسائی اب ہر ایک کیلئے استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کی وضع اس کی عزت کے لئے ہے۔ جو بطور عبادت ہوتی ہے"۔

قرضہ نہیں چندہ خاص

ایک صاحب نے لکھا حضور نے قرضہ کی تحریک کی تھی جس کی فروخت غلہ نہ ہونے کی وجہ سے میں تعمیل نہ کر سکا۔ اب یکصد روپیہ میرے ہاتھ میں ہے اگر فرمادیں تو بھجوا دوں۔

حضور نے لکھوایا "کہ چندہ خاص کی تحریک کے بعد قرضہ کا سلسلہ موقوف ہو چکا ہے۔ اب اسی طرف توجہ کرنی چاہئیے"۔

سب تعویذوں سے بڑا تعویذ دعا ہے

ایک صاحب نے لکھا۔ کہ میرے گھر میں اسقاط حمل کی بیماری ہے ہر چند دوا کی۔ کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ حضور کوئی تعویذ لکھ کر روانہ کریں۔ نیز یہاں کی جماعت کے بعض لوگ برائے نام احمدی ہیں نمازیں نہیں پڑھتے۔

حضور نے تحریر فرمایا کہ میں انشاء اللہ دعا کرونگا۔ دعا سے بڑھکر کوئی تعویذ نہیں۔ اور آپ خود کوشش کریں کہ وہاں کے لوگ نمازوں کی طرف توجہ کریں۔ جب آدمی ہمت کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ وقتاً فوقتاً حالات سے اطلاع دیتے رہیں۔"

گناہ اور اس کا کفارہ

ایک صاحب نے لکھا کہ باوجود پکا احمدی ہونے کے مجھ سے ایک سخت قصور ہوا ہے۔ کہ میں ایک ذاتی کام کے لئے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھتا رہا۔ اور حاصل بھی کچھ نہ ہوا۔ بلکہ الٹا مجھے نقصان ہوا۔ حضور معاف فرماویں۔

حضور نے تحریر فرمایا کہ آپ سے بہت بڑا قصور سرزد ہوا۔ توبہ کریں۔ اور بہت توبہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار سے گر جائیں۔ تا اس کا غضب ٹل جائے۔ یہی کفارہ ہے۔ موت کی ساعت کا علم نہیں۔ اور آخر خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہوگا۔"

تعبیر خواب

ایک دوست نے خواب لکھا کہ میں رات کو تین بجے کے بعد کسی دوسری جگہ ہوں۔ اور وہاں سے رخصت ہونے پر میں نے سفید قمیص اور سفید شلوار پہنی ہے۔ مگر دیکھتا کیا ہوں کہ شلوار کا ایک پائنچہ نصف سیاہ کپڑے کا ہے۔

حضور نے تعبیر فرمائی کہ دنیاوی طور پر کوئی عزت ملیگی۔"

نیت کے مطابق عمل

ایک صاحب نے لکھا کہ میرے احمدی ہونے پر رشتہ داروں میں جھگڑا ہو گیا ہے۔ میری بیوی کو مجھ سے علیحدہ کر لیا گیا ہے میں نے اپنی بیوی کو اس مال تو دیدیا ہے مگر وہ کہتی ہے کہ اس کا اس زیور پر بھی حق ہے جو میں نے اسے بنوا کر دیا ہے حضور اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ جو دیتے وقت نیت تھی۔ اس پر عمل کریں۔ اگر دیتے وقت آپ کا یہ خیال تھا۔ کہ یہ مال میرا رہیگا اور بیوی صرف پہنیگی تو آپ کا مال ہے۔ اور اگر نیت نہ تھی تو اس کا مال ہے۔"

سچی تبدیلی جوش کو قائم رکھتی ہے

ایک دوست نے لکھا کہ وہ تبلیغ میں بڑی کوشش کر رہے ہیں۔ اور لوگ وقتاً فوقتاً احمدی ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں ایک جوش ہے۔ مگر ایک باپ بیٹا امسال بیعت کر کے آئے ہیں۔ وہ بہت شور مچا رہے ہیں۔ اور ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔ حضور دعا فرماویں۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ جزاکم اللہ۔ شکر ہے کہ آپ کا علاقہ بھی جاگا۔ کوشش جاری رکھیں۔ لیکن جماعت کو نصیحت کریں کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں ورنہ جوش بستہ پانی کے ابال کی طرح رہ جائیگا۔"

حضرت معاویہ اور یزید خلیفہ نہ تھے

ایک صاحب نے لکھا کہ ایک شیعہ نے ان سے سوال کیا کہ حضرت معاویہ اور یزید بھی خلیفہ تھے۔ کیا ان کی خلافت بھی آیت استخلاف کے ماتحت تھی۔ مجھے اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں آیا۔ حضور مکلف ہوں کہ اس کا مفصل جواب لکھیں۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ معاویہ اور یزید کو کون خلیفہ کہتا ہے۔ خلیفہ کے دو معنے ہیں ایک سلطان کے اور دوسرا اسلامی امیر کے۔ وہ معنے سلطان خلیفہ بیشک تھے مگر اسلامی اصطلاح کے مطابق وہ خلیفہ نہ تھے۔ کیونکہ جن شرائط کے ماتحت اس قسم کا خلیفہ ہو سکتا ہے۔ وہ ان میں نہیں پائی جاتی تھیں۔"

حق کی دشمنی حق کی ترقی کا باعث ہوتی ہے

ایک صاحب نے لکھا۔ کہ ہمارے تبلیغی کام کی وجہ سے شیعہ لوگوں میں ہمارے خلاف ایک مخالفت کا جوش اٹھا ہوا ہے۔ انہوں نے ہمکو مسجد سے جس کو ہم نے ہی آباد کیا تھا۔ اور اس کی مرمت پر بہت سا روپیہ بھی خرچ کیا تھا۔ نکال دیا۔ اور مختلف طرح سے کوشش کر رہے ہیں کہ ہماری جماعت کو منتشر کر دیں۔ اور ہم میں سے جو لازم ہے اس کی تبدیلی ہو جاوے۔ حضور دعا فرماویں اور مطلع فرماویں کہ مسجد کے متعلق ہم کیا کریں۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ "مبارک ہو کہ یہ ترقی کے آثار ہیں مسجد چھوڑ دو۔ روپیہ کو خدا کے سپرد کرو۔ آخر اتنے دن اس جگہ خدا کا نام لیا گیا تھا۔ اس کی بھی تو کچھ قیمت ہونی چاہئے۔ سمجھ لو کہ خدا نے اس طرح آپ لوگوں کو شیعوں کا احسانمند ہونے سے بچا لیا۔ اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ اور سب لوگ جماعت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ تہجد پڑھیں اور قرآن باقاعدہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ عورتوں کو دین سے واقف کریں۔ بچوں کے اندر سچا جوش پیدا کریں۔ اور دین سے ان کو واقف کریں۔ سچ کو اپنا شعار بنائیں۔ معاملات میں صفائی رکھیں اور لوگوں سے محبت اور اخلاص سے پیش آتے ہوئے تبلیغ میں لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ مدد کریگا۔"

دشمن کی بیہودگی سے نیکی ترک نہ کرو

ایک بھائی نے لکھا کہ ان کی ہمشیرہ کی بیماری کے ایام میں اس کے سسرال کی طرف سے بہت بدسلوکی ہوئی۔ جس پر وہ اپنی ہمشیرہ کو گھر واپس لے آئے مگر وہ کچھ عرصہ زندہ رہکر فوت ہو گئی۔ زیور کا اکثر حصہ سسرال کے گھر پر اور تھوڑا سا حصہ میکے میں۔ اس کا ایک لڑکا زندہ ہے۔ جو سسرال کے گھر میں ہے۔ وہ دریافت کرتے ہیں کہ ایسی حالت میں میکے والے زیور کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔ اور یہ کہ لڑکی کے دفن ہونے کے موقع پر غیر احمدیوں نے عین جنازے کی حالت میں انکو چھوڑا اور چلے گئے۔ کیا اب بھی وہاں کے احمدی ان کے ساتھ جنازے پر جاویں یا نہ۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ "آپ بیشک غیر احمدیوں کے جنازے کے ساتھ جایا کریں۔ جنازہ نہ پڑھا کریں۔ ان کی بیہودگی

قرآن کریم پر آریہ ورت کے اعتراضات کے جواب

گذشتہ سے پیوستہ

اعتراض نمبر ۲۶ نہ صرف ہم ہی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ خود علمائے اسلام بھی بعد غور و فکر کے اس صداقت کی تصدیق کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک بڑا فرقہ اسماعیلیہ درجہ بدرجہ اپنے مدعو کو تعلیم دے کر آخر اسلام سے بیزار اور فلسفہ کا دلدادہ بناتا ہے۔

جواب آپ کا اس نتیجہ پر پہونچنا تو آبائی تقلید اور اندھا دھند اتباع کا نتیجہ ہے۔ اس لئے آپ مجبور ہیں۔ اور باقی یہ آپ کا افترا ہے۔ کہ علماء اسلام بھی بعد غور و فکر کے اس صداقت کی تصدیق کرتے ہیں۔ ایک عالم اسلام تو ایسا پیش کیا ہوتا۔

(ثانی) فرقہ اسماعیلیہ کو آپ کا "بڑا فرقہ" کہنا محض دھوکہ دہی کے لئے ہے۔ اور اگر وہ ایسی تعلیم دیتے ہیں۔ تو اس سے حقیقت اسلام پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ جس طرح آریوں میں سے وام مارگیوں اور ناستک مت والوں سے آریہ مت والے اپنا کوئی نقصان نہیں دیکھتے۔

اسلام کے لئے جب قرآن مجید پر خصوصاً اور دیگر کتابوں پر عموماً ایمان لانا ضروری ہے۔ تو فرقہ اسماعیلیہ کا اعتقاد کیا حقیقت رکھتا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷ قرآن کے متعلق تمام امور میں علماء اسلام و احادیث و تفاسیر کے اختلافات کو یکجا کریں۔ جیسا کہ حقیقت القرآن کے اخیر میں کئی نقشے دیئے گئے۔ تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ بطور کتاب الہامی کے اس کی کوئی معتبر مخصوص پوزیشن نہیں۔ نہ محمد صاحب نے اسے لکھا۔ نہ یہ ان کی زندگی میں لکھا گیا۔ نہ یقینی اور قطعی طور پر کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اس میں اتنی ہی آیتیں اور سورتیں تھیں۔

جواب جب آپ بیان کرینگے۔ تو ہم بھی آپ کی تحقیق و تدقیق کو دیکھیں گے۔ اور داد دینگے۔ بشرطیکہ تعصب کی آلودگی کے ساتھ نہ ہو۔ معاذ اللہ من ذلک۔

راقم الحروف جالندھری

ویدوں کی تحقیقات

آریہ سماج جواب دے

نمبر اول

جب آریہ سماج کے ممبروں اور سوامی دیانند کے انویائیوں کا حق ہے۔ کہ وہ اسلام اور اسلامی تعلیم پر منہ پھٹ ہوکر اعتراضات کریں۔ تو کیا ہمارا حق نہیں کہ انکے اعتراضات باطلہ کا جواب دینے کے ساتھ متانت و سنجیدگی کا دامن نہ چھوڑتے ہوئے وید اور ویدک تعلیم پر اعتراضات کریں۔ ہمارے خیال میں ہر ایک منصف مزاج انسان ہمارے حق کو تسلیم کریگا۔ اس لئے ہم اپنے جائز حق کو استعمال میں لاتے ہوئے آج سے الفضل میں سلسلۂ اعتراضات شروع کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ سماجی عموماً اور ایڈیٹر آریہ مسافر اور انکے نامہ نگار خصوصاً ان اعتراضات کے جواب میں قلم اٹھائیں گے۔

اعتراض نمبر ۱ وید تین ہیں یا چار اگر چار ہیں تو رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید ان تینوں سے زیادہ نہیں۔ صرف ایک ایک منتر ایسا پیش کیجئے۔ جن میں رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو چاروں کا نام ہو۔

اعتراض نمبر ۲ کیا صرف یہی چاروں (رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو) ایشوری گیان ہیں۔ یا بروئے عقائد فرقہ سناتن دھرم اور بھی ہیں۔ اگر کہو۔ کہ صرف یہی الہامی اور ایشوری گیان ہیں۔ تو پھر برہدارنیک اپنشد (جو سماج کے نزدیک نہایت مستند کتاب ہے) کی مندرجہ ذیل عبارت کا حل کس طرح ہوگا

सयथाऽर्द्रैधाग्नेरभ्याहितात् पृथग् धूमा विनिश्चरन्ति, एवंवा अरेऽस्य महतो भूतस्य निःश्वसितमेतद्, यदृग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्वाङ्गिरस इतिहासः पुराणं विद्या उपनिषदः श्लोकाः सूत्राण्यनुव्याख्यानानि व्याख्यानान्यस्यैवैतानि नि:श्वसितानि ॥१०॥

سیتھیا اردریدھاگنیر ابھیاہتات پرتھگ دھوما ونشچرنتی۔ ایوم وا ارے اسیہ مہتو بھوتسیہ نشواسیتم ایتد یدرگوید یجروید سام وید اتھروانگرس اتہاسا: پورانم۔ ودیا۔ اپنشدا شلوکا۔ سوترانی۔ انو ویاکھیانی۔ ویاکھیانانی اسیہ ایوتانی۔ نہ شواسیتانی"

ترجمہ جس طرح گیلی لکڑیاں جلائی جائیں اور ان میں سے دھوئیں نکلتے ہیں۔ اسیطرح (اے میتری) اس بڑی ہستی (پرمیشور) کے یہ سانس ہیں۔ (یعنی) رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھرو انگرس وید۔ اتہاس۔ پوران۔ ودیائیں۔ اپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ انو ویاکھیان۔ اور ویاکھیان۔ یہ اسی ہستی (ایشور) کے سانس ہیں۔"

آریہ صاحبان تبلائیں کہ جس طرح پرمیشور سے رگوید یجروید۔ سام وید اور اتھروید بطور سانس دنیا میں ظاہر ہوئے۔ اسی طرح دیگر کتب۔

یعنی 'اتہاس' 'پوران'۔ 'ودیائیں' 'اپنشد'۔ 'شلوک' 'سوتر' 'انو ویاکھیان' وغیرہ۔ (جو بہت سی کتابیں ہیں) بھی ایشور سے نکلے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ سماج صرف چار کو الہامی تسلیم کرتی ہے۔ اور باقی کو غیر الہامی ٹھیراتی ہے۔

اس عبارت سے صرف چار ہی کتابیں الہامی نہیں۔ بلکہ بیشمار کتابیں ایشوری گیان اور پرمیشوری واک ثابت ہورہی ہیں۔ امید ہے۔ آریہ دوست اسپر ضرور روشنی ڈالینگے

اعتراض نمبر ۳ رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو انگرس اتہاس۔ پوران۔ ودیائیں اپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ وغیرہ بھی بروئے برہدارنیک اپنشد وید یا ایشوری گیان ہیں یا ویدوں کی تعداد گیارہ سو اکتیس ہے۔ جیسا کہ آریہ سماج اور اس کے بانی سوامی دیانند جی کے نزدیک نہایت مستند کتاب "مہابھاشیہ" کی مندرجہ ذیل عبارت بتلاتی ہے

चत्वारो वेदाः साङ्गाः सरहस्या बहुधा भिन्ना एकशतमध्वर्युशाखाः सहस्रवर्त्मा सामवेद एकविंशतिधा बाह्वृच्यं नवधाऽथर्वणो वेदो वाकोवाक्यमितिहासः पुराणं वैद्यकमित्येतावाञ्छब्दस्य प्रयोगविषयः

نوارد وید اسانگا سرہسیا - بہود ہا بھتا ایک تیتم
ردہبوریو نتا کہا سہسر د تما سام وید ایکوینتی
پرہاواہو یہ چم نو دہا اتھرو نو وید و واک واکیٹم اِتی
اس بہوران یٹنہ شیبد وسنیا ‘‘ (مہابہاشیہ)

ترجمہ - چار وید مع انگ اور رہسیہ بہت قسم کے ہیں۔
یجر وید نو طرح کے اتھرو وید ایک ہزار شاکھا
والا سام وید اکیس [۲۱] رگوید

مہا بہاشیہ کا مصنف بتلاتا ہے - کہ یجر وید صرف ایک ہی نہیں بلکہ سو طرح کا ہے اور اتھرو بھی ایک نہیں بلکہ نو قسم کا ہاں سام وید بھی جو اسوقت ہمیں چھوٹی سی کتاب نظر آتی ہے - اتنی نہیں - بلکہ اسکی شاخیں ایکہزار ہیں یعنی یہ تعداد میں ایک ہزار ہیں - اور رگوید بھی اکیس طرح کا۔

پس سماجی بھی بتلائیں۔ کہ ان متضاد بیانات سے کس بیان کو صحیح سمجھا جاوے

کیا صرف رگ یجر سام - تین کو الہامی مانیں -
یا رگ یجر - سام - اتھرو چار کو -

پھر چار کو یا ان کے ساتھ اتہاس پوران انپشدوں وغیرہ کو بھی جیسا کہ برہدارنیک والا کہتا ہے اور کیا انہیں پہ اکتفا کیا جاوے - یا گیارہ سو اکتیس [۱۱۳۱] وید تسلیم کئے جاویں جسطرح کہ مہابہاشیہ کے مصنف نے فرمایا۔

ویدوں کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر تو تب ہی وچار ہو سکتا ہے - جب انکی تعداد معین ہو جاوے پھر اسوقت تک آریہ سماج کے اس دعوٰی کی طرف کہ وید ہی صرف الہامی کتب ہیں کسیطرح بھی توجہ نہیں دی جا سکتی - جب تک کہ ان متضاد و متناقض اعداد و بیانات کا فیصلہ نہ ہو جائے - اس لئے آریہ سماج کے ممبروں کا فرض ہے - کہ وہ ویدوں کے الہامی ہونے کا دعوٰی بعد میں کریں - پہلے ان متناقض اقوال و بیانات کا عقلی سے فیصلہ کر کے بتلائیں - کیونکہ ہر ایک وہ شخص جو ویدک دعاوی کو جاننا چاہیگا - وہ ان باہمی متخالف بیانات کو پڑھتے ہوئے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے قابل نہ ہو سکیگا - منقولی جوانب کا خوا [illegible]

جناب مفتی صاحب کا خط امریکہ

ایران میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ سے ایک فارسی اخبار حبل المتین نام شایع ہوا کرتا تھا - معلوم نہیں - کہ اب اس کا کیا حال ہے - ۱۹۱۵ء میں جب کہ عاجز راقم کلکتہ میں تھا - تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا کہ اخبار حبل المتین میں اگر سلسلہ حقہ احمدیہ کا اشتہار شایع کرایا جاوے - تو ایران میں تبلیغ ہو سکتی ہے - میں اس غرض کے واسطے اڈیٹر صاحب حبل المتین سے ملنے گیا - ان دنوں وہ نئے نئے اندھے ہوئے تھے - ڈاک ہاتھ میں تھی ایک ایک خط ٹٹول کر اپنے محرر کو دیتے اور وہ پڑھ کر سناتا۔ مزاج میں بہت چڑچڑا پن تھا - سلسلہ احمدیہ کے اشتہار کا ذکر سنکر بہت بے تاب ہوئے - اور سختی سے انکار کیا حکمت الٰہی ہر امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے - اب ایران کے اخباروں میں صفحات کے صفحات مسلم سن رائز سے ترجمہ ہو کر چھپ رہے ہیں - جبپر ہمارا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ اور سلسلہ حقہ کی تعریف بڑے زور شور سے ان اخباروں میں کی جاتی ہے - اور سلسلہ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے - تازہ ایرانی اخبار بنام بدر مورخہ ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جو ہمارے پاس طہران سے آیا ہے - اس میں ایک کالم کا مضمون رسالہ مسلم سن رائز کے متعلق لکھا ہے جسمیں سے چند سطور ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں :۔

’’ما با نہایت افتخار تدریجاً بعضے مقالات و نشریات جمعیت محترم نہضت احمدی را از مجلہ شریفہ شمس الاسلام کہ بزبان انگلیسی در امریکا طبع و در کلیہ جہان نشر می شود ترجمہ نمودہ و بخش نیمہ ابنا روطن تولید سرور در قلوب مومنین درج مینمائیم‘‘

چوبیس گھنٹہ کا دن

انگریزی حساب کے مطابق ہر ایک دن رات کے ۱۲ بجے سے شروع ہو کر رات کے بارہ بجے تک رہتا ہے اور ۲۴ گھنٹہ کا دن اسطرح شمار ہوتا ہے - یہی حال اس ملک امریکہ میں ہے - لیکن ۲۴ر اگست اتوار کا دن اس ملک میں ۲۵ گھنٹہ کا تھا - اسکی وجہ یہ ہوئی - کہ موسم سرما میں جب کہ دن چھوٹے ہوتے ہیں - صبح کے دفاتر اور دکانیں ایک گھنٹہ قبل از معمولی وقت کھولے جاتے ہیں - تاکہ شام کو دفتر اندھیرا ہو جانے سے قبل جلد بند ہو سکے - اور روشنی کا خرچ بچ جائے - اگر لوگوں کو کہا جائے - کہ آٹھ رہ دفتر بجائے ۹ بجے کے ۸ بجے کھلا کریگا - تو لوگ وقت پر پہونچنے میں تساہل کرتے ہیں - اسواسطے اس کا عجیب علاج اس ملک کے داناؤں یا بیوقوفوں نے یہ سوچا ہے کہ شہر بھر کی گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے کر دی جائیں - اتوار کی صبح کو جب تین بجے تو تمام مرکزی اور سرکاری گھڑیوں کی سوئیاں ایک گھنٹہ پیچھے ہٹا کر دو پہر کر دی گئیں بعض لے گھڑیوں کے لئے ایک گھنٹہ کے واسطے کھڑے کر دیئے اور اس طرح ایک گھنٹہ بڑھ گیا - جب موسم بہار آئے گا - تو پھر یہ وقت بدل دیا جائے گا۔

دس نو مسلم

ایک نیگرو نو مسلم جو شہر شکاگو میں مسلمان ہوئے تھے - یہاں سے شہر ڈی ٹرائٹ میں چلے گئے ہیں - اور وہاں ملازم ہو گئے ہیں - ان کا نام مسٹر حل ہے - انہوں نے وہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور گذشتہ ہفتہ میں دس عیسائی انہوں نے مسلمان کئے ہیں - جن کی درخواستہائے بیعت یہاں آگئی ہے

۴۴۴۸ واباش اے وے نیو - شکاگو - ال - امریکہ

محمد صادق عفا اللہ عنہ

مطبوعات جدیدہ

قضیہ گائے پر ایک تنقیدی نظر

جناب شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سردار سورن سنگھ صاحب ودوان) ایڈیٹر نور سکھوں آریوں وغیرہ میں اسلام سے دلچسپی پیدا کرنے اور اس کے خلاف اعتراضات کے دفعیہ کے لئے ہمیشہ ساعی رہتے ہیں - چنانچہ علاوہ اخبار کے آپ نے ایک نور ٹریکٹوں کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا ہے ٹریکٹ مندرجہ عنوان اس سلسلہ کی پندرھویں کڑی ہے - جسکی ضخامت ۱۶ صفحات ہے - کاغذ سفید اور لکھائی چھپائی خاصی مضمون کی سے ظاہر ہے جس میں آپنے وید اور دیگر کتب مقدسہ و احادیث ہنود سے قربانی گاؤ [illegible]

قادیان میں ایک زراعتی کنواں رہن باقبضہ ملتا ہے

قادیان کے اس رقبہ میں جو زراعت کے لحاظ سے بہترین خیال کیا جاتا ہے۔ ایک زراعتی کنواں جس کے ساتھ ساڑھے انتالیس بیگھے کا رقبہ ملحق ہے۔ رہن باقبضہ ملتا ہے۔ یہ کنواں قصبہ کے بالکل قریب واقع ہے۔ اور اس وقت چار سو چھیاسی روپیہ سالانہ پر ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ مگر معاملہ سرکاری (فی بیگھہ کچھ اوپر ایک روپیہ سالانہ) بذمہ مالک ہے۔ موجودہ ٹھیکہ کی میعاد جون ۲۳ء میں ختم ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ کے لئے ترقی کی امید ہے۔ سالم کنوئیں کے لئے زر رہن چار ہزار روپیہ ہوگا۔ اگر کوئی صاحب نصف لینا چاہیں۔ تو اکیس سو روپیہ ہوگا۔ اور معاملہ سرکاری ہر صورت میں بذمہ مرتہن ہوگا۔ دو فصل تک فک الرہن نہیں کرایا جائیگا۔ بعد اس کے یکشت روپیہ واپس ادا کرنے پر جب چاہے راہن فک کرا لیگا۔ ماہ نومبر ۱۹۲۲ء کے اندر اندر روپیہ ادا کر دینے والے صاحب کو موجودہ فصل خریف کے ٹھیکہ کا بھی حق ہوگا۔ یعنی دو فصلہ میعاد موجودہ فصل سے شروع ہوگی۔ ورنہ آئندہ فصل ربیع سے۔

سوائے احمدی احباب کے دوسرے لوگ درخواست کرنے کی تکلیف نہ فرماویں۔ خط و کتابت خاکسار کی معرفت ہو۔

خاکسار

رحیم بخش ایم۔ اے افسر ڈاک قادیان پنجاب

ضرورت

ایک احمدی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی بفضل خدا کے نفس سے خواندہ باسلیقہ امور خانہ داری سے واقف اور نوجوان عمر ۱۵ سال ہے۔ درخواست کنندہ میں مندرجہ ذیل اوصاف ہونے ضروری ہیں تعلیم یافتہ برسر روزگار خواہ ملازمت پیشہ ہو یا تجارت پیشہ مگر باحیثیت ہو۔ اور ماہوار تنخواہ یا آمدنی ایک سو روپیہ سے کم نہ ہو۔ نوجوان دیندار احمدی ہو۔ درخواست میں اس امر کا تذکرہ ضرور ہو۔ کہ وہ کب احمدی ہوا اور کون کون رشتہ دار اس کے احمدی ہیں اور عمر کتنی ہے۔ اور دیگر خاندانی حالات کیا ہیں خط و کتابت بنام (ف-پ-ج) معرفت منیجر الفضل قادیان ہونی چاہیئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
اعلان

تازہ پھولوں کی ٹوکریوں یا پکسوں پر موجود رعایت بلا کرایہ بھیجنے کی زدہٹ والوں کے ذریعہ دس یا دس سے زیادہ نگوں کے علاوہ بھیجنے پر کوئٹہ و چمن کے سٹیشنوں کے درمیان صرف جدا ہی پر تھی۔ یکم دسمبر ۱۹۲۲ء سے منسوخ کی جاتی ہے۔

دفتر ٹریفک منیجر لاہور
۷ر نومبر ۱۹۲۲ء

دستخط
ایم۔ ٹی۔ سٹاقل صاحب
ٹریفک منیجر

ہندوستانی خبریں

قلعہ لاہور کی فروخت

خبر ہے۔ کہ لاہور کا قلعہ محکمہ سول کے ہاتھ غالباً دس لاکھ روپے کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ ایک لاہوری ہمعصر کا بیان ہے۔ کہ اس قلعہ میں سول دفاتر لائے جائینگے۔ اور قلعہ میں جو فوج اور سامان جنگ موجود ہے۔ وہ لاہور چھاؤنی میں بھیجدیا جاویگا۔

خلیفۃ المسلمین کی معزولی اور مسلمانان بمبئی

بمبئی ۶ر نومبر۔ سلطان ترکی کی معزولی کی خبر نے ان مسلمانان بمبئی میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ جو مسئلہ خلافت میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ مقامی اخبارات نے قسطنطنیہ کی تازہ ترین اطلاعات پر ابھی تک کسی رائے کا اظہار نہیں کیا بمبئی کرانیکل نے اپنا ایک جبری تار شائع کر دیا ہے جس میں ان خبروں کی تردید کی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ خلافت پر کوئی حملہ وغیرہ نہیں ہوا۔ بلکہ میاں محمد چھوٹانی صدر مرکزی خلافت کمیٹی نے دوران مکالمہ میں کہا ہے۔ کہ انگورہ کی قومی مجلس کا فیصلہ انجام کار تمام اسلامی دنیا کے لئے مفید ہوگا۔ آپ نے اپنی حتمی رائے ظاہر کی۔ کہ اسلامی قانون کے مطابق سلطان کو منتخب ہونا چاہئے۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ ہمیں غازی مصطفےٰ کمال پاشا پر پورا اعتماد ہے۔

لکھنؤ کونسل میں مسئلہ نیابت پھر مسلمانوں کی ناکامی

لکھنؤ ۸ر نومبر۔ صوبجات متحدہ کی کونسل کے امروزہ اجلاس میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے قانون کے ترمیمی بل پر پھر بحث شروع ہوئی۔ مسلمانوں کا ۳۰ فیصدی کی علیحدہ نیابت کا مطالبہ آج پھر سرگرم بحث کے بعد دل سوز اپیلوں اور فہمائشوں کے باوجود منظور نہ ہو سکا۔ مسٹر چنتامنی نے توضیح کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس لئے نہیں کیا گیا تھا کہ مسلمانوں کو تعداد کے لحاظ سے موجودہ سے کوئی نقصان پہنچیگا۔ مسودہ قانون کی تحت

انکی حالت بہتر ہوجائیگی۔

مجلس قانون ساز کی ایک مستقل کمیٹی

دہلی ۱۳ر نومبر۔ مجلس قانون ساز کی ایک مستقل کمیٹی محکمہ تعلیم اور حفظان صحت کے ساتھ قائم کی جائیگی۔ جس میں مسٹر کلاے سر ذوالفقار علی خاں اور مسٹر ڈیسی ایبلی سر سپاری ڈاکٹر گور اور مسٹر یامین خاں شریک ہونگے

ریاست بھاؤنگر میں جہاز رانی کی تجویز

احمد آباد ۱۳ر نومبر۔ ریاست بھاؤنگر میں جہاز رانی کے متعلق ایسی تجاویز زیر غور ہیں۔ جن سے نٹال سے کوئلہ لانے والے سٹیمر سیدھے بھاؤنگر میں پہنچ سکینگے۔

مدراس میں نقب زنوں کی گرفتاری

مدراس ۶ر نومبر۔ مشہور ریچرڈ کے گروہ کے متعدد ممبران کو جو کہ شہر مدراس کے بعض حصوں میں چوری کی وارداتوں کا ارتکاب کر رہے تھے۔ حال میں پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اور اپنی زیر حراست لے لیا ہے۔ اس گروہ کا لیڈر ایک شخص مسمی لبسر امانیم ہے۔ اسے گذشتہ اتوار کو پولس نے میڈیکل کالج کے پاس سنڈے لاتا ہوا گرفتار کیا۔ ظاہری صورت سے وہ ایک مکمل جنٹلمین معلوم ہوتا تھا۔ پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے

پریزیڈنٹ خلافت کمیٹی کلکتہ کی گرفتاری

کلکتہ ۸ر نومبر۔ پولیس نے آج متعدد مکانوں کی تلاشیاں لیں۔ اور بغاوت کے الزام میں چند مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار شدگان میں صدر خلافت کمیٹی کلکتہ بھی ہیں۔ ان پر اس تقریر کے متعلق الزام ہے۔ جو انہوں نے مشرق قریب کے مسئلہ پر ستمبر کے مہینہ میں کی تھی۔

سکھ لیگ کا اجلاس

سنٹرل سکھ لیگ کی جنرل کمیٹی کا ضروری اجلاس ۱۱ نومبر کو دفتر اکالی ہنسے پردیسی امرتسر میں ہونے والا تھا

گورو کا باغ کی موجودہ حالت کا حال

معلوم ہوا کہ مہنت سندر داس کی اراضی گوردوارہ واقع گورو کا باغ کسی دوسرے شخص کو ٹھیکہ دے دیا۔ جو اکالیوں کو استعمال اراضی

غیر ممالک کی خبریں

خلیفۃ المسلمین کا معزول ہونے سے انکار

پیرس ۵ر نومبر۔ قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ خلیفۃ المسلمین نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ حکومت انگورا اسے معزول کرنے کے فیصلہ میں حق بجانب ہے۔

سلطنت و خلافت سے دستبردار ہونے سے انکار

قسطنطنیہ ۸ر نومبر ۱۹۲۲ء۔ رفعت پاشا نے وزارت عظمیٰ اور داخلی و خارجی وزارتوں کے بند کرنیکا حکم صادر کیا ہے۔ لیکن نائب معتمدین کی زیر نگرانی جنگی اور بحری وزارتیں بدستور کام کر رہی ہیں۔ افواج اور پولیس اور عدالتیں مجلس ملی کی ہدایات کے مطابق عمل کرتی ہیں۔ ترکی حلقوں میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اور آج طلباء کا جلوس برطانی کوارٹروں میں داخل ہوا جس کے پیچھے برطانوی مسلح گارد جا رہی تھی۔ معلوم ہوا۔ کہ سلطان نے سلطنت اور خلافت سے دستبرداری دینے سے انکار کر دیا ہے۔

خلیفۃ المسلمین برطانی حفاظت میں

خلیفۃ المسلمین کی درخواست پر برطانی ہائی کمشنر آج شام کو خلیفۃ المسلمین کے محل پر برائے ملاقات تشریف لے جائینگے۔ اسوقت سے برطانی افواج محل شاہی کی حفاظت میں امداد کر رہی ہیں۔

قسطنطنیہ پر انگریز فوجی پولیس کا مظاہرین پر فائر

لنڈن ۸ر نومبر۔ قسطنطنیہ میں اجنبیوں کے خلاف مظاہرات وقوع پذیر ہوئے جن میں انگریزی فوجی پولیس کو ہجوم پر گولی چلانی پڑی۔ یہ حادثہ استنبول میں ایسے مقام پر ہوا جہاں پرانے ترکی کوارٹر اور پیرا اور غلاطہ کے یورپین کوارٹروں کے درمیان شاخ طلا کا پل واقعہ ہے۔

مصر کو مرکز خلافت بنانے کی تجویز

بہت اغلب ہے۔ کہ مصر میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے۔ کیونکہ خلافت کے لئے یہ سب سے زیادہ مرکزی مقام ہے۔ خلافت کا پرانا نظام ٹوٹ چکا ہے۔ جنگ میں اس نے اپنے ہاتھوں اپنی تذلیل کی جس سے اس پر کاری ضرب پڑی ہے۔

خلیفۃ المسلمین ہندوستان آئینگے

لنڈن ۱۰ر نومبر

آج شام یہاں خبر موصول ہوئی ہے کہ سلطان ترکی نے خلافت سے دست بردار ہونے سے انکار کر دیا ہے اور خود ہندوستان کو جا رہے ہیں ۔ جہاں انہیں امید ہے انکی ہمدردانہ طریق پر استقبال کیا جاویگا

قسطنطنیہ میں حکومت انگورا کا نفاذ

ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت انگورا نے کابینہ کو اسکے منعقد ہونے سے قبل متنبہ کیا ہے ۔ کہ اگر موخر الذکر نے سابقہ اختیارات استعمال کئے تو وزرا کابینہ بغاوت کے جرم کے سزاوار ہونگے ۔ سابقہ حکام بدستور انتظام کر رہے ہیں ۔ لیکن وزارتی محکمے بند کئے جا چکے ہیں ۔ ابھی ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہے ۔ کہ سلطان نے معزولی کے مسئلہ کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے ۔ آج استنبول میں مظاہرے کئے گئے ہیں ۔ جن میں سلطان کی دست برداری کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔

صورت حالات کی پیچیدگی

اس انقلاب نے خیال کیا جاتا ہے ۔ صورت حال کو بہت پیچیدہ کر دیا ہے ۔ سابق حکومت اگرچہ بے دست و پا تھی مگر اتحادی قبضہ کے لئے ایک مفید آڑ تھی ۔ اب ترکان احرار کے قائم مقاموں کے ساتھ اتحادیوں کے تعلقات اس طرح ہموار نہ رہینگے ۔ کیونکہ اتحادی امن عامہ کے فوائد کی ضرور حفاظت کرینگے ۔ مذہبی معاملات کے کمشنر نے

کہ خلیفۃ المسلمین کی معزولی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے

اتحادیوں سے تخلیہ قسطنطنیہ کا مطالبہ

قسطنطنیہ ۱۰ر نومبر سفیر انگورا نے ایک یادداشت اتحادی ہائی کمشنران کے حوالہ کی ہے جسمیں درخواست کی گئی ہے ۔ کہ قسطنطنیہ کو فی الفور خالی کر دیں ۔

قومی مجلس کی وفاداری کا حلف

رافت پاشا کی ہدایات کے مطابق قسطنطنیہ کی انتظامی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں بالاتفاق فیصلہ ہوا ۔ کہ قسطنطنیہ کی حکومت کے ساتھ تمام تعلقات منقطع کر لئے جائیں ۔ اور قومی مجلس کے نام پر کام انجام دیا جائے جسکی وفاداری کا حلف جنڈارمہ اور پولیس کے افسران نے لیا ہے ۔

اتحادیوں کی نگرانی منظور نہیں

رافت پاشا نے کہا کہ وہ کسی حالت میں بھی قسطنطنیہ پر اتحادیوں کی نگرانی کو قبول نہیں کرینگے ۔ البتہ انہوں نے انگورہ سے استصواب کرنا منظور کر لیا ۔ اس امر کی اطلاع دینے کے بعد کہ وہ قسطنطنیہ کے گورنر مقرر ہوئے ہیں ۔ وہ معاہدہ مدانیہ کا احترام کریں گے اور اتحادیوں کے قبضہ کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اندرونی معاملات میں وہ نہ تو مداخلت کی اور نہ ہی نگرانی کی اجازت دینگے ۔

قسطنطنیہ میں حکومت کی تبدیلی

قسطنطنیہ ۱۰ر نومبر

رافت پاشا نے اتحادی جرنیلوں کے ایک جلسہ میں جس میں انہیں گیلی پولی چناق اور غیر جانبدار رقبوں میں ترکی جنڈارمہ کے داخلہ پر بحث و تمحیص کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا ۔ حکومت قسطنطنیہ کی تبدیلی کا اعلان کیا ۔ اتحادی اس تبدیلی پر راضی ہونے کے لئے تیار ہیں ۔ بشرطیکہ نگرانی و قبضہ اتحادیوں کا ہے ۔

حکومت انگورا اور قومی قرضے

اکسفورڈ ۱۰ر نومبر

ترکی جدید حکومت کی ابتدائی کارروائیوں سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ اتحادی اقتدار کو گھٹانا چاہتے ہیں کیونکہ ترکان احرار نے ہتھیم محصولات کو فہمائش کی ہے ۔ کہ اس کے بعد محصولات کا بیئن المیعادی قومی قرضہ کے طور پر ادا نہ کرے ۔ دیگر قرضہ جات کا ادا کرنا بھی بند کر دے ۔ اور تمام محصولات سلطنت عثمانیہ (حکومت قسطنطنیہ) کے بجائے حکومت انگورہ کے محکمہ مالیات میں ادا کرے ۔ ان کارروائیوں سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ مالی کمیشن منسوخ کر دیا جائیگا ۔ اور قومی قرضہ کی منسوخی کی طرف یہ پہلا قدم ہے ۔ اسی اثنا میں یورپینوں اور عثمانیوں کے مابین لین دین ملتوی ہو گیا ہے

تخلیہ قسطنطنیہ سے انکار

اتحادی ہائی کمشنروں کے جلسہ کے بعد رائیٹر کو معلوم ہوا کہ انگورہ کو جواب بھیجا گیا ہے جسمیں تخلیہ قسطنطنیہ کا مطالبہ منظور کرنے سے انکار کیا گیا ہے

ترکوں کے مطالبات

انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مجلس عالیہ ملیہ نے عصمت پاشا کو ہدایت کی ہے ۔ کہ وہ مجلس لاسین کو مندرجہ ذیل شرائط پر منظور کریں ۔

(۱) حدود ترکی ۔ میثاق ملی (قومی معاہدہ) کے مطابق تسلیم کی جائیں ۔

(۲) یونان تاوان جنگ ادا کرے

(۳) غیر ملکی تصرف کا خاتمہ ہو جائے

(۴) عراق کی حدود میں تغیر تبدل کیا جائے

(۵) ترکی کی مالی اقتصادی اور سیاسی مکمل آزادی تسلیم کی جائے

نئی وزارت برطانیہ ترکی مطالبات کے خلاف

لنڈن ۱۰ر نومبر ۔ شب گذشتہ کابینہ وزارت کا اجلاس ہوا تاکہ مشرق ادنیٰ کی حالت پر غور کیا جائے ۔

اس اجلاس نے اس ارادہ کی تصدیق کر دی کہ ترکی مطالبات کو نامنظور کیا جائے ۔ اور فیصلہ کیا گیا ۔ کہ برطانی افواج ضرور قسطنطنیہ میں رہیں ۔ اور جنرل ہیرنگٹن کی تائید کی جائے ۔

"خلیفۃ المسلمین" کی برطانی [illegible]

لنڈن ۱۰ر نومبر کل سلطان ترکی جس وقت جنرل ہیرنگٹن کے پاس جنرل سے ملاقات کے لئے گئے ہیں ۔ تو انہوں نے اس سے کہا ۔ کہ بحیثیت خلیفہ وہ تمام اسلامی دنیا کے سردار ہیں اس لئے وہ قومی مجلس کے فیصلہ کو قبول نہیں کرینگے ۔

سر ہوریس رمبولڈ کی گذشتہ شب تین گھنٹہ تک سلطان سے باتیں ہوئیں ۔

ترکوں اور برطانیوں میں جھڑپ

لنڈن ۱۰ر نومبر

خبر ہے کہ انگریزوں اور ترکوں کے درمیان علاقہ میں لڑائی ہوئی جس میں دونوں طرف سے فائر کئے گئے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کئی آدمیوں کی جانوں کا نقصان ہوا ۔ اور برطانی رعایا کا ایک شخص مارا گیا

قسطنطنیہ میں مارشل لاء اتحادیوں نے اپنے ہائی کمشنروں کو اختیار دیدیا ہے ۔ کہ قیام امن کیلئے اگر ضروری ہو ۔ تو مارشل لا کا اعلان کر دیں